باب اول



کامیابی کا فلسفہ

انسان فطرتاً کامیاب ہونا چاہتا ہے، اس کامیابی کو پانے کے لیے خواب دیکھتا ہے، اور پھر ان خوابوں کو حقیقت بنانے کے لیے دن رات محنت کرتا ہے۔ کامیاب ہونے کی تڑپ اسے جینے کا مقصد عطا کرتی ہے۔ آپ اور میں اپنے ارد گرد کتنے ہی معصوم پھولوں کو دیکھتے اور جانتے ہیں جن کے لیے کامیابی اپنا پسندیدہ کھلونا حاصل کر لینے کا نام ہے۔ آپ کبھی کسی بچے کو یہ کہتے ہوئے نہیں پائیں گے کہ اس کی زندگی میں کوئی مقصد، کوئی خواب نہیں ہے۔ کبھی ان سے پوچھا جائے کہ وہ زندگی میں کیا بننا چاہتے ہیں تو آپ کو 99 فیصد بچے کامیاب انسان بننے کی بات کرتے، خواہش کرتے نظر آئیں گے۔ کسی کا مقصد ڈاکٹر بننا ہے تو کوئی انجینئرنگ کے خواب سجاتا ہے، کسی کو ہواؤں میں اُڑنے، پائلٹ بننے کی چاہ ہے تو کہیں کوئی کامیاب بزنس مین بننا چاہتا ہے۔

ذرا غور کیجئے کہ آخر ایسا کیا ہے اور کیوں ہے کہ بچپن میں خواب تو ہر بچہ دیکھتا ہے، رئیس خاندان کا چشم و چراغ ہو یا جھگیوں میں رہنے والا ایک عام بچہ، مگر عملی زندگی میں شاید ہی کوئی 10 فیصد لوگ اپنے خواب اور مقصد زندگی کو پانے میں کامیاب ہو پاتے ہیں۔ آخر کیوں ناکامی ہمارا مقدر بن کر رہ جاتی ہے؟

میرے نزدیک اس ناکامی کا سہرا انسان کی اپنے مقصد حیات کے لیے غیر سنجیدہ سوچ، عدم اعتمادی، غیر ذمہ دارانہ رویے اور حالات سے سمجھوتہ کر لینے کو جاتا ہے۔ رکاوٹیں ہر کامیاب اور ناکام انسان کی زندگی میں برابر ہوا کرتی ہیں۔ جو دلیری سے ان رکاوٹوں کے سامنے چٹان بن کر کھڑے رہتے ہیں ان کے لئے انہی رکاوٹوں میں سے راستے بنا دیے جاتے ہیں اور جو ان رکاوٹوں کے ساتھ سمجھوتہ کر لیں ان کی زندگی کا نہ صرف مقصد کھو جاتا ہے بلکہ وہ خواب دیکھنے سے بھی قاصر رہ جاتے ہیں۔ اکثر و بیشتر لوگ اپنے حالات

کے سامنے ہار مان جاتے ہیں اور رکاوٹیں ان کے کامیاب زندگی گزارنے کے جذبے کو چھین لیتی ہیں۔

ناکامی کا فلسفہ سوچ پر بہت بری طرح اثرانداز ہوتا ہے۔ناکامی یہ نہیں کہ آپ اپنی زندگی کے کسی حصے میں ناکام ہو چکے ہیں، حقیقی معنوں میں ناکامی تو یہ ہے کہ آپ اس ناکامی پرراضی ہو چکے ہیں اور اسے مقدر کا لکھا کہہ کرخود کو مطمئن کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں ۔اپنے خوابوں کو دفن کر کے اپنے آپ سے ان کا ذکر تک کرنا ترک کر دیتے ہیں ۔ یہ ہے اصل ناکامی جسکا شکار آج ہر دوسرا شخص ہے۔

حالات اور رکاوٹوں کے سامنے چٹان بن کر کھڑے رہنے والوں کو ان کا حوصلہ، اپنے مقصد کو پالینے کا عزم اور مستقل مزاجی سے کی جانے والی محنت جھکنے اور رکنے نہیں دیتی۔مشکل وقت میں خوابوں کو پورا کرنے ،انہیں پالینے کی لگن ہی انہیں آگے بڑھتے رہنے کی ہمت دیتی ہے۔حوصلہ اور ہمت بڑی کر لینے سے رکاوٹیں خود ہی چھوٹی ہو کر اپنی موت آپ مرجاتی ہیں

اللہ تعالی قرآن مجید میں فرماتے ہیں:

ترجمہ: یقیناً ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا کیا۔

[سورۃ التین: آیت 4]

وہ خالق ورازق، تمام جہانوں کا رب، جو اپنی عظیم کتاب قرآن مجید میں انسان کے بہترین ہونے کا دعویٰ کر رہا ہے اس دعوے کو ہم انسان کیسے جھٹلا سکتے ہیں؟ جب ربِّ کائنات نے انسان کو بنایا ہی بہترین ہے اور اسے تمام مخلوقات پر برتری بھی عطا کر رکھی ہے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ بنی آدم کے لیے رکاوٹوں سے راستے نہ نکالے؟ اسے مایوس چھوڑ دے؟ ہم انسان اپنی تمام تر سستیوں کا ذمہ دار مقدر کو ٹھہراتے ہوئے اک لمحے کے لیے بھی یہ سوچنے کا تردد نہیں کرتے کہ اصل قصوروار تو ہم خود ہیں اور پھر ساری زندگی ناکامیوں کے رونے روتے گزار دیتے ہیں۔

انسان کو اللہ نے سوچ دی، عقل و شعور دیا، اس کے لیے زمین میں اپنی نعمتوں کو پھیلا

دیا اور پھر بتا دیا کہ اس کے لیے دنیا و آخرت میں وہ سب کچھ ہے جس کے لیے وہ کوشش کرے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ وہ افراد جو کامیاب زندگی گزار رہے ہوتے ہیں وہ انہیں یونہی نہیں ملی ہوتی، انہوں نے سخت محنت اور تگ و دو کے بعد اپنے خوابوں کو پایا ہوتا ہے۔ کامیاب لوگ اپنے اندر کامیاب ہونے کی تڑپ کو کبھی مرنے نہیں دیتے، حالات سے سمجھوتہ نہیں کر لیتے، خود کو مقدر کا لکھا سکھا پڑھا کر مطمئن نہیں کر لیتے، ان کی زندگی مسلسل محنت کا پیکر ہوتی ہے

خواب دیکھنے اور کامیاب ہونے کے لیے ضروری نہیں ہے کہ آپ کے حالات بہت اچھے ہوں اور آپ کے پاس بہترین مالی وسائل ہوں یا یہ کہ آپ بہت ذہین ہوں، بلکہ کامیابی کے لیے ضروری ہے کہ آپ حقیقی معنوں میں کامیاب ہونا چاہتے ہوں، آپ کے پاس کامیابی کے سوا کوئی دوسرا راستہ موجود نہ ہو، آپ اس سے کم پہ کبھی سوچ نہ سکیں۔ جب تک ہمارے پاس آپشنز موجود ہوں ہم حیلے بہانے کرتے رہتے ہیں۔ اگر آپ کی زندگی میں کامیاب ہونے اور بننے کے سوا کوئی آپشن نہ ہو تو آپ دیکھیں گے کہ سخت سے سخت مشکل بھی آپ کو روک نہیں سکتی۔

میں نے اپنی زندگی کے گزشتہ دس سالوں سے سیکھا ہے کہ آپ چاہے کوئی بھی ہوں، آپ کو زندگی میں کبھی اپنی مرضی کے حالات اور ماحول نہیں مل سکتا۔ آپ کو ہر حال میں محنت کرنی پڑتی ہے، خود کو تھکانا پڑتا ہے، ہر مشکل پر مضبوط بننا پڑتا ہے۔ اگر آپ جھک گئے، رُک گئے اور خود کو حالات کے حوالے کر دیا تو یاد رکھیے آپ کبھی آگے نہیں بڑھ سکیں گے۔

آپ دنیا بھر کی Success Stories اٹھا کر دیکھ لیں، کبھی کسی کو کامیاب بننے کے لیے آئیڈیل حالات نہیں ملے، کامیابی کبھی کسی کو تھال میں سجا کر نہیں پیش کی گئی۔ سب کو حالات سے لڑنا پڑا، اور پھر ایسے لوگوں کو ان کی لگن اور مستقل مزاجی نے دنیا کے لیے مثال بنا دیا۔

آپ کسی بھی دوسرے تیسرے شخص سے پوچھنے کی بجائے خود سے سوال کریں کہ کیا آپ مشکلات کے سامنے یوں ہتھیار ڈال کر خوش ہیں؟ آپ کو اپنے خوابوں کو پا لینے سے

کس چیز نے روک رکھا ہے؟ آخر ناکامی پر سمجھوتہ کیوں کیا جائے؟ یقین کریں اگر آپ خود میں خوابوں کو پا لینے کی تڑپ جگانے میں کامیاب ہو گئے تو آپ کو اپنا مقصد حیات پا لینے سے کوئی چیز نہیں روک سکتی۔ کامیابی آپ سے چند قدم دور آپ کی ہمت، محنت، تڑپ اور لگن آزمانے کے لیے کھڑی ہے۔ اپنے مقصد کی طرف مستقل مزاجی کامیابی کو آپ کے سر کا تاج بنا دیتی ہے۔

میں نے زندگی سے بہت اہم سبق سیکھا ہے کہ انسان جب کوئی فیصلہ کر کے اپنی تمام تر توجہ اور توانائی اپنے اس مقصد کو پا لینے کے لیے صرف کرتا ہے تو اس کی کامیابی یقینی ہوتی ہے۔ ہم میں سے اکثر و بیشتر لوگ کامیاب تو ہونا چاہتے ہیں، پختہ ارادہ بھی کرتے ہیں لیکن اپنی تمام تر توانائی اور توجہ جس طرح مقصد کے حصول کے لیے صرف کرنی چاہیے وہ نہیں کر پاتے۔ میرے نزدیک اس کی سب سے بڑی وجہ ان کی خود پر عدم اعتمادی ہے۔ ناکامی کا خوف انہیں آگے نہیں بڑھنے دیتا۔ چھوٹی سی رکاوٹ ان کی سوچ اور توجہ کو بکھیر کر رکھ دیتی ہے اور پھر ناکامی ان کا مقدر کہلاتی ہے۔

کامیابی کیا ہے؟

ہر انسان اس لفظ ''کامیابی'' کو اپنی نظر اور زاویے سے دیکھتا ہے۔ کسی کے لیے کامیابی سے مراد خوشحال زندگی بسر کرنا ہے تو کسی کے لیے اپنے اہلِ خانہ کے لیے تمام آسائشوں کا انتظام کرنا ہے۔ کچھ لوگوں کے نزدیک کامیابی شہرت پا لینے کا نام ہے، اور کچھ کے لیے اپنے کاروبار کو بڑھتے ہوئے، پھلتے پھولتے دیکھنا کامیابی ہے۔ ہم میں سے اکثر لوگوں کے لیے کامیابی آزادی کا دوسرا نام ہے، پریشان کن زندگی سے آزادی، خوف سے آزادی، ناکامیوں سے آزادی۔

میرے نزدیک کامیابی وہ اطمینان اور خوشی ہے جو آپ اپنی زندگی کے مقصد کو پا لینے پر محسوس کرتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اپنی زندگی میں مطمئن ہونا ہی اصل کامیابی ہے۔